Al-Azhār

ISSN (Print): 2519-6707

Volume 6, Issue 1 (Jan-June , 2020)

Issue:http http://www.al-azhaar.org/index.php/alazhar/issue/view/2

URL: http://www.al-azhaar.org/index.php/alazhar/article/view/221

Article DOI: https://doi.org/10.46896/alazhr.v7i01.221

Title A Comparative Review of Abraham and His Descendants in the Light of the Bible and Quranic Verses

Author (s): Sheraz Akhter, Dr shabbier Hussain

Received on: 09 January, 2020

Accepted on: 29 March, 2020

Published on: 25 June , 2020

Citation: Sheraz Akhter, Dr shabbier Hussain

“"A Comparative Review of Abraham and His Descendants in the Light of the Bible and Quranic Verses,” Al-Azhār: 6 no, 1 (2020): 222-240

Publisher: The University of Agriculture Peshawar

Click here for more

قرآن اور بائبل میں سیدنا ابراہیمؑ اور ان کی اولاد کا تذکرہ ایک تقابلی جائزہ

A Comparative Review of Abraham and His Descendants in the Light of the Bible and Quranic Verses

*شیراز اختر

** ڈاکٹر شبیر حسین

Abstact

The Prophets have come for the guidance of mankind and its multi-faceted group. Hazrat Ibrahim (A.S) is one of the most glorious prophets.
Allah tested his faith from the beginning and he waited twenty-five years for Allah Promise to come true for their children their faith did not waver and when Allah tested them with such a test even so, owing one is still beyond the reach of the average person as a result Allah called him the father of the believers and Khalil Ullah the friend of Allah.
This article describes Ibrahim (A.S) descendants and comparative review in the light of the bible and Quran.
According to the both bible and the Quran the teaching of Prophets were the same: God is One, there is no partner to Him, Let Him be worshiped.

Keywords:_Bible, Quran, Abraham (AH), Descendants of Abraham (AH)

*پی ایچ ڈی سکالر، شعبہ علوم اسلامیہ، محی الدین اسلامی یونیورسٹی، نیریاں شریف، آزاد جموں و کشمیر
**اسسٹنٹ پروفیسر شعبہ علوم اسلامیہ، محی الدین اسلامی یونیورسٹی، نیریاں شریف، آزاد جموں و کشمیر۔

بائبل میں ابراہیمؑ علیہ السلام کا تذکرہ ابراہیمؑ علیہ السلام کا نسب نامہ:

بائبل میں ابراہیم علیہ السلام کا نسب نامہ اس طرح بیان ہوا ہے۔ ابرام بن تارح، بن نحور، بن سروج، بن رعو، بن فلج، بن عبر، بن سلع، بن سام، بن نوح۔1 یعنی تارح کے تین بیٹے تھے ایک کا نام ابرام اور دوسرے کا نام هاران تھا اور تیسرے بیٹے کا نام ناحور تھا۔ ہاران کے بیٹے کا نام لوط تھا۔ ہاران کے لیے کہا جاتا ہے کہ وہ اپنے باپ تارح سے پہلے ہی فوت ہو چکے تھے اور ان کی وفات کسدیوں کے اور میں ہی ہوئی تھی اور وہ وہی پر دفن ہوئے۔2

پیدائش: ابراہیمؑ کی سن پیدائش ۲۱۶۶ ق م میں تقریباً ہوئی۔ ان کی کل عمر ۱۷۵ سال تھی۔ ابرہام جنوبی مسوپتامیہ (یعنی عراق) کے مقام پر پیدا ہوئے۔ اُن کا پیشہ چوپان (مال مویشی رکھنے والا) تھا۔ بائبل میں ذکر ۳۱۳ مرتبہ آیا ہے۔ بائبلی صفت میں ان کو خدا کا دوست اور ایمان داروں کا باپ کہا گیا ہے اور جو ایمان والے ہیں وہی ابرہام کے فرزند ہیں۔ ختنہ سے پہلے ابرہام راست باز ٹھہرایا گیا۔ اس لیے وہ ان سب کا باپ ہے جو باوجود نامختون ہونے کے ایمان لاتے ہیں۔ اس سے مراد یہ ہے کہ وہ ایمان میں ابرہام کی تقلید کرتے تھے۔ وہ پیدائش کے اعتبار سے تو فرزند نہیں بلکہ اس کے ایمان کے نمونہ کی پیروی کرتے ہوئے ابرہام کے فرزند اور حقیقی اسرائیل بنتے ہیں۔3

ابرہیمؑ علیہ السلام کا مزاج: ابرہام اگرچہ امیر شخص تھے لیکن نہایت سادہ مزاجی سے خیموں میں مسافرانہ طور پر بود وباش کی۔ لوط ابرہام کے ساتھ رہنے کی وجہ سے دولت مند بن گئے تھے اور انھوں نے سدوم کے اندر پختہ گھر میں رہائش اختیار کر لی تھی لیکن خدا کا عظیم بندہ ابرہام اس پائیدار شہر کا امیدوار تھا جس کا معمار اور بنانے والا خدا ہے۔ ایسے لوگوں نے وعدہ کی ہوئی چیزیں تو نہ پائیں بلکہ دور ہی سے انھیں دیکھ کر خوش ہوئے اور اقرار کیا کہ ہم زمین پر پردیسی اور مسافر ہیں اس لیے خدا ان سے یعنی ان کا خدا کہلانے شرمایا نہیں بلکہ ان کے لیے ایک شہر تیار کیا۔4

بائبل میں ابرہیمؑ ایک اہم شخصیت:

پیدائش کی کتاب کی سب سے اہم شخصیت ابرہام تھے کیونکہ وہ ایمان کے ذریعے راستباز ٹھہرنے کا اعلیٰ ترین نمونہ نظر آتے ہیں۔ ایمان ایک ایسی قابلیت ہے جو عمل پر اکساتی ہے۔ ابرہام نے خدا کی آواز سنی اور ایمان کے ذریعہ فرمانبرداری کی، انھوں نے ایک نا معلوم ملک میں جانے اور اجنبیوں کے درمیان خیموں میں رہنے کے لیے اپنے علاقہ میں آرام دہ گھر اور اپنے متعدد دوست چھوڑ دیے۔ ایمان ہی کے سبب تھا اس لیے ابرہام جب بلایا گیا تو حکم مان کر اُس جگہ چلے گئے جیسے میراث میں لینے والا ہے، روانہ ہو گئے۔ اُن کی فرمانبرداری ہی اُن کے ایمان کا ثبوت ہے۔5

ابرہیمؑ علیہ السلام کا کردار:

بائبل مقدس میں خدا کا دوست لکھا گیا ہے کیونکہ جب خداوند خدا نے............ اور پچاس کی بجائے دس راستبازوں کے بدلے سدوم کو چھوڑ دینے پر اصرار کی بنیاد دوستی ہی تھی۔6 ابرہام کے زمانہ میں تمام لوگ بت پرست تھے۔ اس معاشرے میں بے شمار خداؤں کی پرستش ہوتی تھی ...... چاروں طرف بے دینی کا ماحول تھا۔7 ابرہام کو اپنے بت پرست خاندان اور رشتے داروں سے تعلق توڑنا تھا۔ خدا پر نئے نئے ایمان کا یہ پہلا امتحان تھا کہ ابرہام نے اس خوف کا سامنا کیا۔ زندگی کے پہلے دور میں اُس کا ایمان بیدار رہوا دوسرے دور میں اس ایمان کی تربیت ہوئی۔ صبر سے خدا کے وعدے کے پورا ہونے کا انتظار کرنا پڑا۔8

یہ عہد ابرہام کے تجربات میں بھی ایک اہم کردار ادا کرتا ہے۔ ابتدائی وعدہ کے بعد خدا بتدریج ابرہام پر انکشافات کرتے چلے جاتے ہیں اور ابرہام بڑی فرمانبرداری سے جواب دیتے رہے۔ سدوم کے بادشاہ اور لوط کو دشمن کے ہاتھ سے چھڑالانے کے بعد ابرہام نے ہر قسم کا انعام لینے سے انکار کر دیا اور تسلیم کیا کہ میں پورے طور پر خدا کے لیے آسمان اور زمین کا خالق ہے۔

ابراہیمؑ علیہ السلام کی شادیاں:

بائبل کے مطابق ابرہام کی پہلی شادی سارٰی سے ہوئی۔ سارٰی کے باپ کا نام حاران تھا جو ابرہام کا بڑا بھائی تھا۔ سارٰی لوط کی بہن تھی جب سارٰی پیدا ہوئی تو ابرہام کی عمر بیالیس سال تھی۔ سارٰی بانجھ تھی ان کے ہاں کوئی اولاد نہ تھی۔9

ابرہام کا ہاجرہ سے نکاح: ابرہام کی شادی ہاجرہ سے ایسے ہوئی کہ سارٰی کی کوئی اولاد نہ تھی۔ سارٰی کی ایک مصری لونڈی تھی جس کا نام ہاجرہ تھا سارٰی نے اپنے شوہر سے کہا دیکھ خداوند نے مجھے اولاد سے محروم رکھا ہے تو میری لونڈی کے پاس جا شاید کہ اس سے میرا گھر آباد ہو تو اس وجہ سے ابرہام نے سارٰی کی بات مان لی اور ہاجرہ سے نکاح کر لیا۔ .... ۔[10] ہاجرہ سے شادی کے بعد فوری نتیجہ سارٰی کی حقارت کی گئی اور وہ مشتعل ہو کر جذبات میں آگئی۔ ہاجرہ سوچنے لگی کہ میں سارٰی سے بہتر عورت ہوں خدا مجھ پر زیادہ مہربان ہے۔ ابرہام بھی مجھ سے زیادہ محبت کرنے لگے ہیں۔ اس لیے میں پہلے کی طرح اطاعت گزاری نہیں کروں گی۔ .... گویا ابرہام سارٰی سے انصاف کرنے سے انکار کر دیتا ہے۔ ہاجرہ کو ستایا جاتا ہے اور گھر سے نکال دیا جاتا ہے۔ پاک کلام میں پہلی دفعہ کسی فرشتے کے ظہور کا بیان ہوا ہے۔ ا۔ فرشتے نے ہاجرہ کو کیسے روکا۔ ۲۔ فرشتے نے کس طرح ہاجرہ کا امتحان لیا۔ فرشتے نے ہاجرہ سے جو سوال پوچھے وہ بالکل

مناسب اور معقول تھے۔ 11 پہلا سوال: تو کہاں سے آئی ہو، دوسرا سوال فرشتے نے پوچھا تو کدھر جاتی ہے۔ پھر کہا کہ دوڑ کر گناہ میں پڑ رہی ہے۔ مصر گناہ کا گھر ہے اور پھر یہاں بیان میں خطرہ میں پڑ رہی ہے...... پھر فرشتہ نے ہاجرہ کی حوصلہ افزائی کی اور خدا کے رحم کا یقین دلایا جو وہ اس کی نسل پر کرنے والا تھا کیونکہ جو لوگ اپنے فرض اور ذمہ داری کی طرف لوٹتے ہیں خدا ان پر رحم کرتا ہے۔12 ہاجرہ کو اپنی آئندہ نسل کے لیے ایک پیشن گوئی دی گئی تاکہ موجودہ مصیبت میں اسے تسلی ملے۔ اس باب میں تین باتیں ہاجرہ کے بارے میں لکھی گئی ہیں۔ ا۔ ہاجرہ کی اپنے مالک ابرہام سے شادی ہوئی۔ ۲۔ ہاجرہ کی اپنی مالکن سے بدسلوکی۔ ۳۔ ہاجرہ کی ایک فرشتے سے گفتگو ہوئی۔ ہاجرہ کے بیٹے کی ولادت:

بائبل کے مطابق ابرہام نے ایک اور شادی کی جس کا نام قطورہ تھا۔ یہ شادی سارہؔ کی وفات کے بعد کی۔ 13

حضرت ابراہیمؑ کی ہاجرہ سے اولاد: بائبل میں ابرہام کی اولاد کے بارے میں یوں بیان ہوا ہے کہ ہاجرہ مصری لونڈی سے ایک بچہ پیدا ہوا جس کا نام ابرہام نے اسمٰعیل رکھا۔ اس کا مطلب یہ تھا کہ خدا سُنے گا۔ یہ نام فرشتہ نے تجویز کیا تھا جب ہاجرہ گھر سے بھاگ گئی تھی۔ اس وقت فرشتے نے ہاجرہ سے کہا تھا کہ تیرا دکھ خداوند نے سن لیا۔ بائبل میں یہ بھی بیان ہے کہ جب اسمٰعیل پیدا ہوئے تو ابرہام کی عمر چھیاسی (۸۶) برس تھی۔

ابرہام کی سارہؔ سے اولاد: خداوند نے ابرہام سے کہا کہ تو اپنی بیوی سارہؔ کو سارہؔ نہیں بالکہ سارہ کہا کر اور میں اسے برکت دوں گا اور اس سے تجھے ایک بیٹا بخشوں گا........ جو انسانی فطرت کی طاقت سے باہر ہوتے ہیں کیونکہ ان وعدوں کے سبب وہ ذاتِ الٰہی میں شریک ہوتے ہیں۔14

اضحاق کے بارے میں خدا کا حکم اور ابرہام کی فرمانبرداری ابرہام نے خداوند کے حکم کے مطابق بچے کا نام اضحاق رکھا جس کا مطلب ہے ہنسنا۔ اس نام کی وجہ بڑی اچھی تھی کیونکہ جب ابرہام سے اس کا وعدہ ہوا تو وہ خوشی سے ہنسا تھا اس طرح جب سارہ سے وعدہ ہوا تو وہ بھی بے یقینی اور کم حوصلگی کے باعث ہنسی تھی۔ سارہ پر اس رحمت کے اثر سے وہ خوشی سے بھر گئی۔ خدا نے مجھے ہنسایا۔ مجھے خوشی منانے کی وجہ اور خوشی منانے والا دل دونوں چیزیں عطا کیں۔ وہ حیرت زدہ تھی کہ یہ بات ایسی خلاف قیاس بلکہ ناممکن تھی کہ اگر خدا کے سوا کوئی اور کہتا تو ہم یقین نہ کر سکتے تھے کہ خدا اپنے عہد کے لوگوں پر ایسی ایسی مہربانیاں کرتا ہے جو خود ان لوگوں اور دوسروں کے خیال اور توقع سے کہیں بڑھ کر ہوتی ہیں۔15

ابرہام کی قطورہ سے اولاد: قطورہ کے چھ بیٹے پیدا ہوئے۔ زمران، یقسان، ملان، مدیان، اسباق اور سوخ۔ یقسان کے دو بیٹے تھے سبا اور ددان، اسوری، لطوسی اور لولی ددان کی اولاد ہیں۔ مدیان کے بیٹے عیضہ، عضر، حنوک، ابیداع اور

الدعا تھے۔ یہ سب قطورہ کی اولاد تھے۔ ابرہام نے اپنی موت سے پہلے اپنی ساری ملکیت اضحاق کو دے دی۔ اس نے اپنی دوسری بیویوں کے بیٹوں کو تحفہ دے کر اپنے بیٹے سے دور مشرق کی طرف بھیج دیا۔[16]

اسماعیلؑ کا نسب نامہ: بائبل میں اسمعیلؑ کی شادی ایک مصری عورت سے ہوئی۔ ابرہام کے بیٹے اسمٰعیل کا نسب نامہ یوں بیان ہوا ہے۔ اسمٰعیلؑ کے بیٹوں کے نام بائبل کے مطابق یہ ہیں۔ نبایوت جو اسمعیل کا پہلوٹھا تھا پھر قیدار اوبیل مبسام، مشماع، دومہ، مسّا حدد، تیما، یطور، نافیش اور قدامہ، یہ اسمٰعیل کے بیٹے تھے۔ یہ بارہ بیٹے بارہ قبیلوں کے سردار تھے اپنی اپنی بستیوں اور چھاونیوں کے مطابق نامزد تھے یعنی اسمٰعیلؑ کی اولاد بارہ قبیلوں کی سردار تھی جو مختلف بستیوں میں پھیلے ہوئے تھے۔ اسمٰعیلؑ کی عمر ۱۳۷ (ایک سو سینتیس) برس تھی جب ان کی وفات ہوئی۔ وہ اپنے بزرگوں سے جا ملے اور ان کی اولاد حویلی سے شور تک جو مصر کی سرحد کے نزدیک اسور کی راہ پر پھیلی ہوئی تھی۔ یہ سب لوگ اپنے سب بھائیوں کے آس پاس رہتے تھے یعنی سب بھائی ایک دوسرے کے قریب قریب رہتے تھے۔ خداوند نے ان کو مصر کی سرحد تک پھیلایا ہوا تھا۔ 17

اضحاق کا نسب نامہ: بائبل کے مطابق جب ابرہام عمر رسیدہ ہوئے اور خداوند نے سب باتوں میں ان کو برکت بخشی تب ابرہام نے اپنے گھر کے پیر سالہ نوکر کو جو اُن کی سب چیزوں کا مختار تھا کہا کہ میرا ہاتھ میری ران کے نیچے رکھ اور میں تجھ سے خداوند کی جو آسمان کا خدا اور زمین کا خدا ہے قسم دوں گا کہ تو کنعانیوں کی بیٹوں سے جن میں، میں رہتا ہوں میرے بیٹے اضحاق کے لیے بیوی نہ لینا بلکہ تو میرے وطن اور میرے رشتے داروں میں جائے گا اور میرے بیٹے کے لیے وہاں سے بیوی لائے گا۔ نوکر نے کہا کہ شاید وہ عورت اس ملک میں میرے ساتھ آنے پر راضی نہ ہو۔ 18

تب نوکر میسوپتامیہ (میسوپوٹامیا، عراق) میں نحور کے شہر کو گیا جہاں ابرہام کے بھائی نحور کی اولاد میں سے بیتو ایل نامی شخص رہتا تھا جس کی بیوی کا نام ملکاہ تھا۔ نوکر اضحاق کے لیے بیتوایل الامی کی بیٹی ربقہ بیاہ لایا جو لابن الامی کی بہن تھی۔ 19 پھر اضحاق کا نسب نامہ یوں بیان ہوا ہے کہ ابرہام سے اضحاق پیدا ہوا۔ اضحاق چالیس برس کا تھا جب اُس نے رِبقہ سے شادی کی جو ناحور کے باشندہ بیتوایل کی بیٹی اور لابن کی بہن تھی۔ اضحاق نے اپنی بیوی کے لیے خداوند سے دعا کی کیونکہ وہ بانجھ تھی اور خداوند نے اضحاق کی دعا قبول کی اور ربقہ حاملہ ہوئی۔ ربقہ کے پیٹ میں دو بچے آپس میں مزاحمت کرنے لگے تب وہ خداوند سے پوچھنے لگی تو خداوند نے اُس سے کہا کہ دو قومیں تیرے بطن میں ہیں اور دو قبیلے تیرے بطن سے نکلتے ہی الگ الگ ہو جائیں گے اور ایک قبیلہ دوسرے قبیلے سے زور آور ہوگا اور

بڑا چھوٹے کی خدمت کرے گا اور جب اس کے وضع حمل کے دن پورے ہوئے تو کیا دیکھتے ہیں کہ اس کے پیٹ میں توام یعنی دو جڑواں بچے ہیں اور پھر پہلے جو پیدا ہوا وہ سرخ تھا اور اوپر سے ایسا پشمینہ اور انھوں نے اس کا نام عیسو رکھا اور اس کے بعد اس کا بھائی پیدا ہوا اور اس کا ہاتھ عیسو کی ایڑی کو پکڑے ہوئے تھا اس کا نام یعقوب رکھا گیا۔ جب وہ ربقہ سے ہوئے تو اضحاق اس وقت ساٹھ برس کا تھا۔ اضحاق جرار کے قریب ممرے میں اجنبی کی حیثیت سے رہتے تھے وہاں ان سے پہلے ابرہام رہتے تھے۔20

اضحاق کے بچپن کا مختصر حال: اضحاق بڑھا یعنی دودھ پینے کی عمر سے نکلا اور اس کا دودھ چھڑایا گیا اور وہ ٹھوس خوراک کھانے لگا جس دن اُس کا دودھ چھڑایا گیا ابرہام نے بڑی ضیافت کی تاکہ خدا کی شکر گزاری کرے کہ اس نے بچوں کو شیر خوارگی میں برکت دی، طفولیت کے ایام میں سنبھالے رکھا اور ہر طرح سے ان کی نگہداشت اور حفاظت کی۔ ابرہام کی عمر بائبل کے مطابق سو سال تھی۔ جب اضحاق پیدا ہوئے تو خداوند نے سارہ کے ساتھ جو وعدہ کیا تھا کہ میں اسے اولاد دوں گا، وہ پورا ہو گیا۔ اس کے بعد خداوند نے ابرہام سے یہ بھی فرمایا کہ میں اسمٰعیل کے حق میں بھی برکت دوں گا اور اسے بھی بڑی قوم بناؤں گا۔21

اضحاق کی قربانی: بائبل کے مطابق خدا ابرہام کو ہدایت کرتے ہیں کہا اضحاق کی قربانی کر کے نذر کرے۔[22] خدا نے ابرہام کو آزمایا اور اسے کہا کہ تو اپنے بیٹے اضحاق کو جو تیرا اکلوتا بیٹا ہے اور جسے تو پیار کرتا ہے ساتھ لے کر موریاہ کے ملک میں جا اور وہاں اُسے پہاڑوں میں سے ایک پہاڑ پر جو میں تجھے بتاؤں گا سوختنی قربانی کے طور پر چڑھا۔ تب ابرہام صبح سویرے اٹھا کر اپنے گدھے پر چار جامہ کسا اور اپنے ساتھ دو جوانوں اور اپنے بیٹے اضحاق کو لیا اور سوختنی قربانی کے لیے لکڑیاں، چیزیں اور اٹھ کر اس جگہ کی طرف روانہ ہوا جو خدا نے اسے بتائی تھی۔ پھر تیسرے دن ابرہام نے آنکھیں اٹھا کر اس جگہ کو دور سے دیکھا۔ اس وقت ابرہام نے اپنے نوکروں کو بولا کہ تم لوگ یہاں میرے گدھے کے پاس ٹھہرو میں اور میرا بیٹا اضحاق وہاں اکیلے جائیں گے اور وہاں جا کر سجدہ کر کے واپس آئیں گے اور اس کے سوختنی قربانی کی لکڑیاں لے کر اپنے بیٹے اضحاق پر رکھی اور اپنے ہاتھ میں آگ اور چھری لی اور دونوں چل پڑے۔ تب اضحاق نے اپنے باپ سے کہا کہ اے میرے باپ اس نے جواب میں کہا اے میرے بیٹے کیا ہے؟ اس نے کہا کہ دیکھ آگ اور لکڑیاں تو ہیں۔ پر سوختنی قربانی کے لیے برّہ کہاں ہے۔ ابرہام نے کہا اے میرے بیٹے خدا اپنے واسطے سوختنی قربانی کے لیے آپ ہی برّہ مہیا کرے گا جب وہ دونوں باپ بیٹا اسی مقام پر پہنچے تو اس نے وہاں

ایک قربان گاہ بنائی، اس پر لکڑیاں چُنیں اور اپنے بیٹے اضحاق کو باندھ کر قربان گاہ پر لکڑیوں کے اوپر رکھا۔ پھر اس نے اپنے ہاتھ میں چھری پکڑی کہ اپنے بیٹے کو ذبح کرے اور خداوند کے فرشتے نے آسمان سے پکار کر اسے کہا کہ ابرہام رک جا۔ تب ابرہام بولا کہ میں حاضر ہوں اس وقت خدا کے فرشتے نے کہا تو اپنا ہاتھ لڑکے کے اوپر نہ چلا اور نہ اس سے کچھ کر اب، میں نے دیکھا تو خدا سے ڈرتا ہے 23

کیونکہ تونے اپنے اکلوتے بیٹے کو قربان کرنے سے دریغ نہ کیا۔ تب ابرہام نے اپنی آنکھیں اٹھائیں تو دیکھا کہ اس کے پیچھے ایک مینڈھا ہے جس کے سینگ جھاڑی میں اٹکے ہوئے ہیں۔ اس وقت ابرہام اس مینڈھے کے پاس گیا اور اس کو پکڑ کر اپنے بیٹے کے بدلے میں سوختنی قربانی کے لیے چڑھایا۔ تب سے اس کا نام خداوند مہیا کرتا ہے رکھا گیا۔ چنانچہ آج تک یہ کہاوت ہے کہ پہاڑ پر خدا مہیا کرتا ہے۔24

اضحاق کی وفات: اضحاق نے ۱۸۰(ایک سو اسی) برس کی عمر میں وفات پائی۔ جب ان کی وفات ہوئی تو اس وقت وہ عمر رسیدہ زندگی سے آسودہ ہو کر اپنے باپ دادا سے جا ملے ان کے بیٹے عیسو اور یعقوب نے دفن کیا۔25

ابرہام کی وفات: بائبل کے مطابق ابرہام کی کل عمر ۱۷۶(ایک سو چھہتر) برس تھی۔ تب ابرہام نے دم چھوڑا اور خوب بڑھاپے میں نہایت ضعیف اور بڑی عمر کے ہو کر وفات پائی۔26 ابرہام بہت ہی بڑی عمر اور زندگی سے آسودہ ہو کر انتقال کر کے اپنے باپ دادا سے جا ملے۔ ابرہام کے بیٹے اضحاق اور اسمٰعیل نے اپنے اچھے اور نیک باپ کی آخری رسومات ادا کی۔ ان کی عزت و تعظیم کی۔ اگرچہ اضحاق اور اسمٰعیل میں کچھ دوری تھی مگر معلوم ہوتا ہے کہ ابرہام نے اپنے جیتے جی ان کو ملایا اور باپ کی موت نے ان کا میل ملاپ کرا دیا۔ ابرہام کے دونوں بیٹوں نے اپنے باپ کو مکفیلہ کے غار میں دفن کیا جو ممرے کے مشرق میں ہے۔ یہ وہی غار تھا جسے کھیت سمیت آدمی عضرون بن صُحر سے خریدا گیا تھا۔ جہاں اس نے سارہ کو بھی دفن کیا تھا۔ ابرہام کی موت ایسی مثالی اور برکت والی موت تھی جو زندگی کے اختتام کے انداز کا بہترین مظہر تھی۔27 ابرہام کی وفات کے بعد خداوند نے اضحاق کو برکت دی۔ اس وقت اضحاق بیر لحیی روئی (جگہ کا نام) کے قریب آباد تھے۔28

قرآن میں ابراہیمؑ علیہ السلام کا تذکرہ قرآن مجید میں ابراہیمؑ علیہ السلام کا نسب نامہ: حضرت ابراہیمؑ کے والد کا نام آزر تھا۔29 قرآن پاک میں ارشاد باری تعالیٰ ہے

[وَإِذْ قَالَ إِبْرَاهِيمُ لأَبِيهِ آزَرَ أَتَتَّخِذُ أَصْنَامًا آلِهَةً إِنِّي أَرَاكَ وَقَوْمَكَ فِي ضَلاَلٍ مُّبِينٍ]30

ترجمہ:"اور (وہ وقت بھی یاد کرنے کے لائق ہے) جب ابراہیم علیہ السلام نے اپنے باپ آزر سے کہا کہ کیا تم بتوں کو معبود بناتے ہو میں دیکھتا ہوں کہ تم اور تمھاری قوم صریح گمراہی میں ہو"۔

اس سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے والد کا نام آزر تھا۔ حضرت عبد اللہ بن عباسؓ سمیت اکثر علماء نسب کا کہنا ہے کہ ان کا نام تارح تھا۔ بعض علماء نے کہا کہ یہ (آزر) اس بت کا نام ہے جس کی وہ پوجا کرتے تھے۔ اس وجہ سے انہیں آزر کہنے لگے۔ ابن جریرؒ نے فرمایا کہ صحیح یہ ہے کہ ان کا نام آزر تھا۔ شاید ان کے دو نام ہوں ایک نام ہو اور دوسرا عرف اور یہ بات قرینہ قیاس معلوم ہوتی ہے۔ واللہ اعلم۔ 31

مولانا حفظ الرحمٰن سیوہاروی نے مختلف اقوال نقل کرنے کے بعد لکھا ہے کہ ہمارے نزدیک یہ تمام تکلفات باردہ ہیں۔ اس لیے کہ قرآن مجید نے جب صراحت کے ساتھ آزر کو ابراہیم کا باپ کہا ہے تو پھر محض علماء انساب اور بائبل کے تخمینی قیاسات سے متاثر ہو کر قرآن پاک کی یقینی تعبیر کو مجاز کہنے یا اس سے بھی آگے بڑھ کر خواہ مخواہ قرآن میں نحوی مقدمات ماننے پر کونسی شرعی اور حقیقی ضرورت مجبور کرتی ہے۔ اگر آزر عاشق صنم کو کہتے ہیں یا بت کا نام ہے تب بھی تقدیرِ کلام اور بغیر کسی تاویل کے یہ کیوں نہیں کہہ سکتا کہ ان پر دو وجہ سے آزر کا نام آزر رکھا گیا جیسا کہ اصنام پرست اقوام کا قدیم سے یہ دستور رہا ہے کہ وہ کبھی اپنی اولاد کا نام یا غلام ظاہر کر کے رکھتے تھے اور کبھی خود بت ہی کے نام پر نام رکھ دیا کرتے تھے۔[32] یہی بات زیادہ قرین قیاس لگتی ہے اور ہمیں قرآن ہی کو حرفِ آخر تسلیم کرنا چاہیے۔ مولانا امین احسن اصلاحی نے قرآن کی حتمی حیثیت کو بنیادی قرار دیتے ہوئے لکھا ہے کہ آزر حضرت ابراہیم علیہ السلام کے والد کا نام ہے۔ تورات کے عربی انگریزی ترجموں اور تالمود سب میں اس کا تلفظ ایک دوسرے سے مختلف ہے۔ قرآن پاک نے یہاں جس تصریح کے ساتھ اس نام کا ذکر کیا ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اس کے بارے میں یہود کے ہاں روایات کا جو اختلاف ہے وہ اس کو رفع کرنا چاہتا ہے اور قرآن مجید چونکہ قدیم صحیفوں کے لیے کسوٹی کی حیثیت رکھتا ہے اور براہ راست وحی پر مبنی ہے اس وجہ سے ماننا چاہیے کہ یہی نام صحیح ہے کیونکہ قرآن کی آیت میں یہی نام آزر کا لفظ استعمال ہوا ہے۔[33]

قرآن کی آیات واحادیث میں حضرت ابراہیمؑ کا مقام و مرتبہ:

قرآن مجید کی جن سورتوں میں حضرت ابراہیمؑ کا تذکرہ ہوا ہے ان کا اجمالی جائزہ لیا جائے گا۔ قرآن مجید میں حضرت ابراہیمؑ کا تذکرہ بعض آیات میں مفصل ذکر کیا گیا ہے اور بعض آیات میں مختصراً ذکر کیا گیا ہے۔ حضرت ابراہیمؑ کا ذکر قرآن کی مکی اور مدنی ۱۱۴ سورتوں میں سے ۲۵ سورتوں میں ذکر آیا ہے۔

,حضرت ابراہیمؑ کا مقام و مرتبہ:,

حضرت عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ لوگ قبروں سے بے لباس اور غیر مختون اٹھیں گے۔ سب سے پہلے حضرت ابراہیمؑ کو لباس پہنایا جائے گا۔[34] روایت ہے کہ رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اگر تم ابراہیم علیہ السلام کو دیکھنا چاہتے ہو تو اپنے صاحب یعنی حضرت محمد ﷺ کو دیکھ لے۔[35] روایت ہے کہ لوگوں نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ﷺ ہم آپ پر درود کس طرح بھیجیں؟ حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: یوں کہو محمد ﷺ اور ان کی آل پر (بیویوں اور ان کی اولاد پر) اپنی رحمت اتار جیسے تو نے ابراہیم علیہ السلام اور ابراہیمؑ کی آل پر رحمت اتاری۔ یا اللہ محمد ﷺ اور محمد ﷺ کی آل پر اپنی برکت اتار جیسے تو نے ابراہیمؑ اور ابراہیم علیہ السلام کی آل پر برکت اتاری ہے۔ بیشک تو بڑی خوبیوں والا ہے۔[36]

روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اسی سال کی عمر میں بسوئے سے اپنا ختنہ کیا تھا۔[37] روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے کعبہ شریف میں تصویریں دیکھیں تو اندر داخل نہ ہوئے جب تک آپ کے حکم سے انھیں مٹا نہ دیا گیا۔ آپ نے دیکھا کہ (تصویریں) ابراہیم علیہ السلام اور اسماعیل علیہ السلام کے ہاتھوں میں فال کے تیر تھے۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ ان تصویریں بنانے والوں کو تباہ کرے، قسم ہے اللہ کی، ان حضرات نے کبھی تیروں سے کھیلنے کے لیے قرعہ اندازی نہیں کی تھی۔[38]

حضرت ابراہیمؑ الوالعزم پیغمبروں میں حضرت محمد ﷺ کے بعد سب سے افضل ہیں۔ آپ کو ہی رسول اللہ ﷺ نے ساتویں آسمان پر اسی بیت المعمور سے ٹیک لگا کر بیٹھے دیکھا تھا، جس میں روزانہ ستر ہزار فرشتے داخل ہوتے ہیں پھر دوبارہ ان کی باری کبھی نہیں آتی۔ حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ کریم بن کریم بن کریم بن کریم یوسف بن یعقوب بن اسحاق بن ابراہیمؑ ہیں۔[39]

روایت ہے کہ انھوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا گیا کہ سب سے معزز انسان کون ہے؟ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ سب سے معزز وہ ہے جو سب سے زیادہ متقی ہے۔ صحابہ کرامؓ نے عرض کیا ہم آپ سے یہ

بات نہیں پوچھ رہے فرمایا۔ سب سے معزز انسان حضرت یوسف علیہ السلام ہیں اللہ کے نبی تھے، اللہ کے نبی کے بیٹے تھے، اللہ کے نبی کے پوتے تھے، اللہ کے خلیل کے پڑپوتے تھے۔ انھوں نے عرض کیا: ہم آپ سے یہ بات نہیں پوچھ رہے۔ فرمایا کہ تم مجھ سے عرب کے قبائل کے بارے میں پوچھ رہے ہو؟ انھوں نے کہا: جی ہاں۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ جو لوگ جاہلیت میں نہ تھے وہ اسلام میں بہتر ہیں جب دین کی سمجھ حاصل کر لیں۔[40]

نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ میں ایسے مقام پر فائز ہوں گا کہ تمام لوگ حتی کہ ابراہیمؑ بھی میری طرف راغب ہوں گے۔[41] اس حدیث میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کی عظیم مدح ہے جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے بعد دنیا اور آخرت میں سب سے عظیم شخصیت آپ کی ہے۔ حضرت عبد اللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ انھوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ حضرت حسنؓ اور حضرت حسینؓ کو (تکلیف دینے والی اشیا سے) پناہ کی مندرجہ ذیل دعا سکھاتے تھے اور فرماتے تھے کہ تمھارے جد امجد (حضرت ابراہیمؑ) بھی اس دعا کے ذریعے اسمٰعیلؑ اور اسحاقؑ کو اللہ کی پناہ میں دیتے تھے۔ میں پناہ حاصل کرتا ہوں اللہ کے کامل کلمات کے ساتھ ہر شیطان اور زہریلے جانور سے اور ہر بری نقصان دینے والی نظر سے۔[42]

قرآن پاک کی آیات اور احادیث سے یہ سبق ملتا ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنی پوری زندگی احکام الٰہی کی اطاعت و رسالت نہایت خوبی سے ادا کیا۔ انھیں جتنے احکام دیئے گئے ان سب کی تعمیل کی اور ایمان کی تمام شاخوں اور تمام کاموں پر عمل پیرا ہوئے۔ حضرت ابراہیمؑ کی زندگی توحید اور دین حق کی اشاعت کے لیے مسلسل جدوجہد اور خدا کی راہ میں بے دریغ قربانیوں کا بے مثل مرقع ہے۔ آپ وہ جلیل القدر پیغمبر ہیں جنہوں نے اس وقت توحید کا پیغام سنایا جب خدا کا نام لینے والا کوئی بھی اس دنیا میں نہ تھا اور آپ سے پہلے جو پیغمبر خدا نے اپنے بندوں کی رہنمائی کے لیے بھیجے تھے ان کی تعلیم مٹ چکی تھی۔[43]

ان کی تعلیم کے بعد تمام نبی انہی کے پیغام توحید کو دہراتے رہے۔ آپ کی تعلیمات کامل اور صورت میں پیش کرنے اور دین توحید کی بنیادیں آخری مرتبہ استوار کرنے کے شرف روز اوّل سے خاتم الانبیاء حضرت محمد ﷺ کے لیے مخصوص تھا۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام پہلے نبی ہیں جن کی توحید پرستانہ زندگی کا مکمل ریکارڈ ہمارے سامنے موجود ہے۔44

ابراہیمؑ علیہ السلام کی شادیاں: حضرت ابراہیمؑ نے تین شادیاں کی۔ پہلی شادی حضرت ابراہیمؑ کی حضرت سارہؓ سے ہوئی۔ دوسری شادی اُن کی حضرت ہاجرہؓ سے ہوئی اور تیسری شادی اُن کی حضرت قطورہؓ سے ہوئی۔

حضرت سارہؓ: ابتدائی طور پر جب حضرت ابراہیمؑ قوم سے ہجرت کر کے اپنے چچا ہاران کے پاس حران میں آ گئے۔ ہاران نے ابراہیمؑ کی نیک بختی کو دیکھ کر اپنی بیٹی سارا کا نکاح حضرت ابراہیمؑ سے کر دیا۔ حضرت سارہؓ بہت ہی خوب صورت عورت تھی۔ 45 مؤرخین کہتے ہیں کہ حضرت ابراہیمؑ نے حضرت سارہؓ سے نکاح کیا تو حضرت سارہؓ اس وقت بانجھ تھی ان کے ہاں اولاد نہیں ہوتی تھی۔ 46 حضرت ہاجرہؓ کا نکاح: جب فلسطین میں قحط پڑا تو لوگ غلّے کی تلاش میں مصر جانے لگے۔ حضرت ابراہیمؑ اپنے خاندان کے کچھ لوگوں کے ساتھ مصر چلے گئے۔ اس وقت مصر میں سامی خاندان کا بادشاہ حکمران تھا یعنی وہ اور حضرت ابراہیمؑ ایک ہی نسل سے تھے۔ 47 فرعون کو جب حضرت ابراہیمؑ کے متعلق معلوم ہوا کہ وہ اس کے ہم نسل ہیں اور ان کا خاندان خدا برگزیدہ اور مقبول خاندان ہے تو اس نے حضرت ابراہیمؑ کی بہت زیادہ عزت افزائی کی اور اپنی بیٹی ہاجرہؓ کو حضرت ابراہیمؑ کے نکاح میں دینا باعثِ عزت جانا۔ غرض حضرت ابراہیمؑ اسی سفر سے اعزاز و اکرام کے ساتھ فلسطین لوٹے۔ 48

کتاب تذکرۃ الانبیاء میں بیان ہوا ہے کہ حضرت سارہؓ کے مشورہ سے حضرت ہاجرہؓ کا نکاح ہوا۔ ایک دن حضرت سارہؓ نے عرض کی کہ ہمارے پاس اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے دنیا کی ضروریات سب ہیں جس طرح کھانے پینے اور رہنے کے لیے مکانات وغیرہ سب ہیں ہمارے پاس کسی چیز کی کمی نہیں ہے اس لیے آپ حضرت ہاجرہؓ سے نکاح کر لیں۔ ہو سکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں اولاد سے نواز دے یعنی ہاجرہ کے بطن سے پیدا ہونے والا بچہ ہمارے لیے تسکین و راحت کا سبب بن جائے۔ اس طرح حضرت سارہؓ کے کہنے پر ابراہیمؑ کا حضرت ہاجرہؓ سے نکاح ہو گیا۔ 49

حضرت ہاجرہؓ کی اولاد: حضرت اسماعیلؑ ابو الانبیاء حضرت ابراہیمؑ کے پہلے فرزند ہیں۔ حضرت ابراہیمؑ نے بارگاہِ الٰہی میں ان کے لیے دعائیں بھی فرمائیں۔[رَبِّ هَبْ لِي مِنَ الصَّالِحِينَ].50 ترجمہ: اے میرے رب مجھے صالح اور نیک اولاد عطا فرما دے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کی اس دعا کو شرف قبولیت بخشتے ہوئے ارشاد فرمایا۔ 51

ترجمہ: اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ ہم نے آپ کو لڑکے کی بشارت دے دی یعنی آپ کو بشارت دی گئی ہے کہ آپ کو ایک بیٹا عطا کیا جائے گا جو حلیم اور بردبار ہو گا۔ یہی وہ فرزند ہیں جن سے حضرت ابراہیمؑ کی نسل چلی۔ حضرت اسماعیلؑ کی فضیلت ہے جو اللہ تعالیٰ نے قرآن میں نازل فرمائی ہے۔

حضرت اسماعیلؑ کی شیر خوارگی کے حالات: حضرت اسماعیلؑ کی پیدائش کے بعد حضرت ابراہیمؑ کو اللہ تعالیٰ کا حکم ہوا کہ حضرت اسماعیل اور ان کی والدہ حضرت ہاجرہؓ کو اس جگہ چھوڑ کر آئیں جہاں اب کعبہ ہے اور اس زمانے میں وہ

ویران اور غیر آباد علاقہ تھا۔ حضرت ابراہیمؑ اللہ تعالیٰ کے حکم سے اپنے بچے اور بیوی کو وہاں چھوڑ کر آئے۔[52]

حضرت ہاجرہؓ اور حضرت اسماعیلؑ مکہ میں: حضرت عبد اللہ بن عباسؓ بیان کرتے ہیں کہ سب سے پہلے جس خاتون نے کمر بند استعمال کیا وہ اسماعیلؑ کی والدہ حضرت ہاجرہ ہیں۔ انھوں نے کمر بند استعمال کیا تاکہ ان کے قدموں کے نشان حضرت سارہؓ سے پوشیدہ رہیں۔ بعد میں حضرت ابراہیمؑ انھیں اور ان کے بیٹے کو لے گئے اور انھیں بیت اللہ کے بالائی حصّے میں ایک درخت کے پاس چھوڑ دیا تھا۔ اُس وقت مکہ میں کوئی بھی نہیں رہتا تھا اور نہ ہی وہاں کوئی آبادی تھی جب ابراہیمؑ نے حضرت ہاجرہؓ اور اسماعیلؑ کو اس درخت کے پاس اتارا۔[53]

اُس وقت حضرت ہاجرہؓ کے پاس کھجوروں کا ایک تھیلا اور پانی کا ایک مشکیزہ رکھ دیا۔ پھر اس کے بعد ابراہیمؑ واپس پیچھے چل پڑے تو حضرت ہاجرہؓ بھی ان کے پیچھے چلیں اور کہا ابراہیمؑ آپ ہمیں اس وادی میں چھوڑ کر کہاں جا رہے ہیں؟ یہاں پر کوئی بھی نہیں ہے اور نہ ہی کوئی کھانے پینے کی چیز ہے۔ حضرت ہاجرہؓ نے کئی بار یہ بات کہی لیکن حضرت ابراہیمؑ ان کی طرف متوجہ نہ ہوئے۔ آخر میں حضرت ہاجرہؓ نے پوچھا کہ کیا آپ کو اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے تب ابراہیمؑ نے جواب دیا۔ ہاں اللہ تعالیٰ کا حکم ہے تب حضرت ہاجرہؓ بولیں پھر وہ ہمیں ضائع نہیں ہونے دے گا اور وہ پلٹ گئیں۔54 لوٹتے وقت حضرت ابراہیمؑ نے ایک گھاٹی پر کھڑے ہو کر جہاں سے حضرت ہاجرہؓ نظر نہ آتی تھیں پھر بیت اللہ کی طرف مڑ کر یہ دعا مانگی۔ سورۃ الابراھیم میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے

"اور اے پروردگار میں نے اپنی اولاد میدان (مکہ) میں جہاں کھیتی نہیں، تیرے عزت (وادب) والے گھر کے پاس لابسائی ہے۔ اے پروردگار تاکہ یہ نماز پڑھیں، سو تو لوگوں کے دلوں کو ایسا کر دے کہ اُن کی طرف جھکے رہیں اور ان کو پھلوں سے رزق دے تاکہ (تیرا) شکر کریں۔ حضرت اسماعیلؑ کی والدہ اُن کو دودھ پلاتی تھی اور خود اس پانی میں سے پی لیتی تھیں۔ حتیٰ کہ جب مشکیزے کا پانی ختم ہو گیا تو انھیں پیاس لگی اوران کے بیٹے کو بھی پیاس لگ گئی تب حضرت ہاجرہؓ بے چین ہو گئی تو وہ حضرت اسماعیلؑ کو تڑپتا ہوا دیکھ نہ سکی، اٹھ کر چل دی۔ انھیں اپنے قریب کی زمین میں سے صفا پہاڑ سب سے قریب معلوم ہوا تو وہ اس پر چڑھ گئیں۔ اِدھر اُدھر ساری جگہوں پر نظر دوڑائیں کوئی بھی نظر نہ آیا تو صفا سے اتریں۔55 جب وادی کے نشیب میں پہنچیں تو قمیض کا دامن اٹھا کر اس طرح بھاگیں جس طرح کوئی پریشان اور مصیبت زدہ انسان دوڑتا ہے۔ حتیٰ کہ وادی کو پار کر لیا۔ وہ مروہ تک پہنچیں تو اس پر چڑھ گئیں اور دیکھا کہ کوئی نظر آجائے لیکن کوئی نظر نہ آیا۔ وہ سات بار اسی طرح دوڑتی رہیں۔56 جب آخری چکر میں مروہ پر

پہنچیں تو انھیں کوئی آواز سنائی دی۔ انھوں نے اپنے آپ سے کہا چُپ، پھر غور سے سنا تو دوبارہ آواز سنائی دی۔ اچانک انھوں نے دیکھا کہ زمزم کے مقام پر ایک فرشتہ کھڑا ہے۔ اس فرشتے نے اپنی ایڑی سے یا اپنے پر سے زمین کھودی تو پانی نکل آیا۔ آپ اسے حوض کی صورت دینے لگیں اور اپنے ہاتھ سے اس طرح بنانے لگیں اور چلو بھر بھر کر مشکیزے میں ڈالنے لگیں۔ ان کے چلو بھرنے کے بعد پانی پھر نکل آتا۔57

حضرت عبد اللہ بن عباس فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ حضرت اسماعیلؑ کی والدہ پر رحمت نازل فرمائے۔ اگر وہ زمزم کو بہنے دیتیں یا فرمایا کہ اگر وہ پانی سے چلو نہ بھرتیں تو وہ ایک بہتے ہوئے چشمے کی صورت اختیار کرلیتا۔ راوی بیان کرتے ہیں کہ پھر ہاجرہ نے پانی پیا اور بچے کو دودھ پلایا۔ فرشتے نے ان سے کہا کہ آپ ہلاکت کا اندیشہ نہ کریں، یہاں اللہ کا گھر ہے جس کی تعمیر یہ بچہ اور اس کا والد (دونوں مل کر) کریں گے۔ اللہ تعالیٰ اپنے لوگوں کو ضائع نہیں ہونے دیتا۔

حضرت اسماعیلؑ علیہ السلام کی قربانی:

اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیمؑ کو مزید ایک اور آزمائش میں ڈال دیا کہ بڑھاپے میں جو اللہ نے اولاد دی اُس کو اللہ کی راہ میں قربان کرنے کا حکم دیا۔ ابراہیم علیہ السلام نے فرمایا کہ بیٹا میں خواب میں دیکھتا ہوں کہ (گویا) تم کو ذبح کر رہا ہوں۔ اب تم دیکھو تمھاری رائے کیا ہے؟ انھوں نے کہا کہ ابا جان آپ کو جو حکم ہوا ہے وہی کیجیے اللہ تعالیٰ نے چاہا تو آپ مجھے صابروں میں پائیں گے۔ جب دونوں نے حکم مان لیا اور باپ نے بیٹے کو ماتھے کے بل لٹا دیا تو ہم نے اُن کو پکارا کہ اے ابراہیم تم نے خواب سچا کر دکھایا۔ ہم نیکوکاروں کو ایسا ہی بدلہ دیتے ہیں۔ بلاشبہ یہ صریح آزمائش تھی اور ہم نے ایک بڑی قربانی کا فدیہ دیا اور پیچھے آنے والوں میں ابراہیمؑ پر سلام ہو۔ نیکوکاروں کو ہم ایسا ہی بدلہ دیا کرتے ہیں۔ وہ ہمارے مومن بندوں میں سے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے خلیل حضرت ابراہیمؑ کے بارے میں بیان فرمایا کہ جب انھوں نے اپنی قوم کا علاقہ چھوڑا تو اللہ تعالیٰ سے دعا کی کہ وہ انہیں نیک اولاد عطا فرمائے۔ اللہ تعالیٰ نے ابراہیمؑ کو ایک بردبار لڑکے کی خوش خبری دی وہ اسماعیلؑ تھے۔58

حضرت اسماعیلؑ کی نبوت اور تعلیم: حضرت اسماعیلؑ خدا کے برگزیدہ نبی تھے۔ آپ کو عرب، حجاز اور یمن کے لیے مبعوث کیا گیا۔ آپ نے اپنے بزرگ والد سے تعلیم جاری رکھی۔ قرآن میں حضرت ابراہیمؑ کے ساتھ متعدد مقامات پر آپ کا ذکر آیا ہے۔ حضرت اسماعیلؑ کی نبوت اور اوصاف حمیدہ کا ذکر قرآن پاک میں اس طرح بیان کیا ہے۔[59]

"اور یاد کر کتاب میں اسماعیل کا ذکر، وہ وعدے کا سچا نبی تھا اور حکم کرتا تھا اور گھر والوں کو نماز زکوٰۃ کا اور اپنے پروردگار کا پیارا نبی تھا۔ حضرت اسماعیلؑ اپنی مادری زبان قبطی اور پدری زبان عبرانی کے علاوہ عربی زبان پر بھی پورا پورا عبور رکھتے تھے۔ چنانچہ ان مختلف زبانوں میں آپ نے مختلف قوموں میں دین ابراہیم کی تبلیغ و اشاعت کی اور بہت سی قوموں کے مابین اتحاد کا ذریعہ بنے۔60

حضرت اسماعیلؑ کی شادی: حضرت اسماعیلؑ جس خاندان میں جوان ہوئے یعنی جس خاندان میں وہ پل کر جوان ہوئے، اپنی شکل و شباہت اور کردار کے اعتبار سے قابلِ تحسین شخصیت کے مالک تھے۔ اس وجہ سے بنو جرھم کے خاندان کو بہت پسند تھے۔ ان کی خوبیاں اور اوصاف کو دیکھ کر بنو جرھم نے اپنے خاندان میں حضرت اسماعیلؑ کی شادی کر دی۔ کیونکہ حضرت اسماعیلؑ بہت ہی نیک انسان تھے۔ ان کی طبیعت میں نیکی کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی تھی۔ 61

ان سب اوصاف کو دیکھ کر بنو جرھم کے قبیلے نے حضرت اسماعیلؑ کی شادی خاندان کے ایک بندے فضاض بن عمرو جرہمی کی بیٹی سے کروادی جن کا نام سیدہ بنت مضاض بن عمرو جرہمی تھا۔ بعض مؤرخین نے لکھا ہے کہ حضرت اسماعیلؑ عمالیق کی ایک عورت سے شادی کی جسے بعد میں اپنے والد کے حکم پر طلاق دے دی۔ اس کا نام عمارہ بنت سعد بن اسامہ بن اکیل عمالیقی تھا۔ ایک بات کا واضح ثبوت ملتا ہے کہ حضرت ہاجرہؑ نے اپنی زندگی میں جس بنو جرھم خاندان کی لڑکی سے شادی کروائی تھی۔ اس لڑکی کو حضرت اسماعیلؑ نے اپنے والد حضرت ابراہیمؑ کے حکم پر طلاق دے دی تھی۔ اب اس دوسری شادی کا کوئی ثبوت نہیں ملتا۔[62]

وفات حضرت اسماعیلؑ: حضرت اسماعیلؑ کی عمر جب ۱۳۶ سال کی ہوئی تو ان کا انتقال ہو گیا تھا۔ اس وقت ان کے سامنے ان کی اولاد اور نسل کا سلسلہ بہت پھیل چکا تھا جو حجاز، شام، عراق، فلسطین اور مصر تک پھیل چکا تھا۔ عرب مؤرخین کا بیان ہے کہ ذبیح اللہ اور حضرت ہاجرہؑ حرم کے اندر بیت اللہ کے قریب مدفون ہیں۔

حضرت اسحاقؑ: قرآن پاک کی جن آیات میں حضرت اسحاق کا ذکر آیا ہے۔ سورۃ البقرۃ، سورۃ آلعمران، سورۃ النساء، سورۃ الانعام، سورۃ الھود، سورۃ الیوسف، سورۃ الابراھیم، سورۃ المریم، سورۃ الابراھیم، سورۃ المریم، سورۃ الانبیاء، سورۃ العنکبوت، سورۃ الصافات، سورۃ ص،

حضرت اسحاقؑ کی ولادت: والد کا نام ابراہیم تھا۔ والدہ کا نام سارہؑ تھا۔ حضرت اسحاقؑ کی پیدائش بھی ایک معجزہ سے کم نہیں کیونکہ حضرت سارہؑ کے ہاں شروع سے کوئی اولاد نہ تھی اور وہ بانجھ ہو چکی تھی اور ان کی عمر اب اولاد پیدا

کرنے سے گزر چکی تھی یعنی زائد ہو چکی تھی۔ اس کے علاوہ حضرت ابراہیمؑ بھی بڑھاپے میں داخل ہو چکے تھے تو اللہ تعالیٰ نے فرشتوں کے ذریعے حضرت ابراہیمؑ کو خوش خبری دی تھی۔ آپ کا نام اسحاقؑ رکھا گیا............... حضرت اسحاقؑ آٹھ دن کے ہوئے تو آپ کے والد محترم نے ختنے کروادیئے کیونکہ حضرت ابراہیمؑ کی شریعت کے مطابق ختنے کا حکم ہو چکا تھا۔63

نبوت: ولادت کی بشارت کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے حضرت اسحاقؑ کے لیے نبوت کی بشارت بھی دے دی تھی۔ قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔64 حضرت اسحاقؑ اپنی قوم کی توحید اور دینِ حق کا وہی پیغام پہنچائیں گے جو حضرت ابراہیمؑ اور حضرت اسماعیلؑ نے سنایا تھا۔ قرآن پاک میں حضرت اسحاقؑ کا ذکر ابراہیمؑ، اسماعیلؑ اور حضرت یعقوبؑ کے ساتھ آیا۔65

حضرت اسحاقؑ کی شادی اور اولاد: حضرت اسحاقؑ کی شادی ربقہ حضرت ابراہیمؑ کے قریبی رشتے داروں میں ہوئی۔ اس لیے حضرت ابراہیمؑ بہت خوش ہوئے اور حضرت سارہؑ کو بھی اپنی بہو بہت پسند آئی مگر قدرت اللہ کا نظام بھی نرالا ہے کہ حضرت سارہ کی طرح حضرت ربقہ کی بھی اولاد نہ ہوئی۔66 ربقہ کو بھی بانجھ قرار دے دیا گیا مگر حضرت اسحاقؑ چونکہ خود بھی نبی تھے ان کو اللہ تعالیٰ کی رحمت سے مایوسی نہ تھی وہ برابر اولاد کے لیے دعا مانگتے رہتے تھے۔ آخر کار اللہ تعالیٰ نے ان کی دعا قبول فرمادی اور حضرت ربقہ کو اللہ تعالیٰ نے جڑواں بیٹے دیے جن میں سے ایک کا نام یعقوب اور دوسرے کا نام عیسور کھا۔67

وفات حضرت اسحاقؑ: حضرت اسحاقؑ آخری عمر میں نابینا ہو گئے تھے اور آپ نے باقی ساری عمر فلسطین میں ہی گزاری اور جب آپ کی عمر ایک سو اسی (۱۸۰) سال کی ہوئی تو آپ اللہ تعالیٰ کو پیارے ہو گئے اور آپ اپنے والد محترم حضرت ابراہیمؑ اور والدہ حضرت سارہؑ کے پہلوؤں میں دفن ہوئے۔

تقابلی جائزہ: بائبل کے مطابق ابراہیمؑ کا نام ابرام اور ابرہام تھا جبکہ قرآن میں ابراہیمؑ ذکر کیا ہے۔

کتاب پیدائش کے مطابق ابراہیمؑ کی نویں پشت میں سام بن نوح کا نام آتا ہے۔68 قرآن پاک میں نوحؑ کے بعد حضرت ابراہیمؑ کی شخصیت کو نمایاں مقام حاصل ہے۔ قرآن نے حضرت ابراہیمؑ کو نمونے کے طور پر پیش کیا۔ قرآن میں ہے کہ "اور تم لوگوں کے لیے ابراہیمؑ اور ان کے ساتھیوں میں ایک اچھا نمونہ ہے"۔

[قَدْ كَانَتْ لَكُمْ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ فِي إِبْرَاهِيمَ وَالَّذِينَ مَعَهُ إِذْ قَالُوا لِقَوْمِهِمْ إِنَّا بُرَاء مِنكُمْ وَمِمَّا تَعْبُدُونَ مِن

دُونِ اللَّهِ كَفَرْنَا بِكُمْ وَبَدَا بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمُ الْعَدَاوَةُ وَالْبَغْضَاء أَبَدًا حَتَّى تُؤْمِنُوا بِاللَّهِ وَحْدَهُ إِلَّا قَوْلَ إِبْرَاهِيمَ لِأَبِيهِ لَأَسْتَغْفِرَنَّ لَكَ وَمَا أَمْلِكُ لَكَ مِنَ اللَّهِ مِن شَيْءٍ رَّبَّنَا عَلَيْكَ تَوَكَّلْنَا وَإِلَيْكَ أَنَبْنَا وَإِلَيْكَ الْمَصِيرُ].[69]

حضرت ابراہیمؑ کی شخصیت اس اعتبار سے بھی اہم ہے کہ ان کی دعوت میں وہ تمام عناصر تھے جو آنے والوں کے لیے رہنمائی کا سبب بنے۔70

قرآن پاک میں والد کا نام آزر بتایا ہے. [وَإِذْ قَالَ إِبْرَاهِيمُ لِأَبِيهِ آزَرَ أَتَتَّخِذُ أَصْنَامًا آلِهَةً]. 71

ترجمہ: "اور یاد کرو جب ابراہیمؑ نے اپنے باپ آزر سے کہا کیا تم بتوں کو معبود بنائے بیٹھے ہو"۔اس طرح بائبل میں اسحاقؑ کا نام اضحاق بیان ہوا ہے اور قرآن میں اسحاقؑ آیا ہے۔

بائبل میں ابراہیمؑ کی دعا کا مفصل بیان موجود ہے۔ابرہام نے کہا اے خداوند خدا تو مجھ کو کیا دے گا۔ میں تو بے اولاد ہوں اور میرے گھر کا مختار میرا نوکر ہو گا۔یعنی وہ میرا وارث ہو گا۔تب خداوند کا کلام اس پر اترا اور اس نے کہا کہ یہ تیرا وارث نہیں ہو گا بلکہ تیری صلب سے پیدا ہو گا وہی تیرا وارث ہو گا۔بائبل کے مطابق اسماعیل کی پیدائش پر آپ کی عمر چھیاسی برس تھی۔72

قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیمؑ کی اولاد کے بارے میں دعا کا یوں ذکر کیا ہے۔

[رَبِّ هَبْ لِي مِنَ الصَّالِحِينَ * فَبَشَّرْنَاهُ بِغُلَامٍ حَلِيمٍ].73 "اے میرے پروردگار مجھے ایک بیٹا عطا کر جو صالحوں میں سے ہو۔ ہم نے اس کو ایک حلیم لڑکے کی بشارت دی"۔

ابراہیمؑ کی یہ دعا دیر کے بعد قبول ہوئی کیونکہ ابراہیمؑ اظہارِ تشکر میں بڑھاپے کا ذکر کرتے ہیں۔

[الْحَمْدُ لِلّهِ الَّذِي وَهَبَ لِي عَلَى الْكِبَرِ إِسْمَاعِيلَ وَإِسْحَقَ إِنَّ رَبِّي لَسَمِيعُ الدُّعَاء].74

"شکر ہے اس اللہ کا جس نے مجھے بڑھاپے میں اسمٰعیلؑ اور اسحاقؑ عطا فرمائے۔ بے شک میرا پروردگار دعا سننے والا ہے"۔ دعاؤں کے نتیجے میں عطا ہونے والی اولاد کو قربانی کا حکم ہوا۔بائبل اور قرآن میں اس قربانی کا ذکر ہے لیکن شخصیت کے بارے میں اختلاف ہے۔بائبل کے مطابق یہ قربانی اضحاق کی ہے جب کہ قرآن میں اسمٰعیل علیہ السلام کی قربانی کا بیان ہے۔ مسلمان علماء نے بائبل اور قرآن کے تقابلی مطالعہ سے یہ ثابت کیا کہ یہ قربانی اسمٰعیلؑ کی ہی ہو سکتی ہے۔بائبل میں جہاں قربانی کا ذکر ہے اس میں تضاد ہے۔ایک جگہ اضحاق کا نام ہے تو دوسری جگہ اکلوتے بیٹے کا ذکر ہے۔بائبل کے اپنے بیان کو دیکھا جائے تو اسمٰعیل اور اسحاق کی پیدائش میں تیرہ برس کا فرق

ہے۔ بائبل میں قربانی کے واقعہ کو ان الفاظ میں بیان کیا ہے۔ خدا نے ابرہام کو آزمایا اور کہا اے ابرہام اس نے کہا کہ میں حاضر ہوں تو خدا نے کہا تو اپنے بیٹے اضحاق کو لے اور سرزمین سوریا میں جا اور اسے پہاڑوں میں سے ایک جو میں تجھے بتاؤں گا سوختنی قربانی کے لیے چڑھا۔75

ایک اور جگہ بیان ہے تب خداوند کے فرشتے نے دوبارہ آسمان پر سے ابرہام کو پکارا اور کہا خداوند فرماتا ہے اس لیے کہ تو نے ایسا کام کیا اور اپنا بیٹا (نیا اکلوتا بیٹا) دریغ نہ رکھا میں نے اپنی قسم کھائی کہ میں تجھے برکت دوں گا۔76 پہلی آیت میں جہاں اکلوتے بیٹے کا ذکر ہے وہاں اسحاق کے نام کا اضافہ ہے جو دوسری آیت میں موجود نہیں۔ نیز اسحقؑ کی پیدائش سے پہلے اسمٰعیلؑ تو اکلوتے بیٹے ہو سکتے ہیں لیکن اسمٰعیلؑ کی موجودگی میں اسحاقؑ اکلوتے کس طرح ہو سکتے ہیں۔

بائبل میں چونکہ قربانی اسحقؑ سے متعلق ہے اس لیے اس کی جگہ بھی موریا کی سرزمین ہے لیکن قرآن کے مطابق یہ قربانی اسمٰعیلؑ کی ہے اور یہ واقعہ مکہ کے قریب منیٰ میں پیش آیا ہے۔ قرآن کے مطابق ابراہیمؑ نے حکم خداوندی کے مطابق اسمٰعیلؑ اور ان کی والدہ حاجرہؑ کو وادی مکہ میں چھوڑا تھا۔ بائبل میں ہے کہ ابراہام کی بڑی بیوی سارہ کو حاجرہ اور اس کے بیٹے سے ایک قسم کی ناگواری تھی۔ اس لیے اس نے ابراہیمؑ کو کہا کہ لونڈی کا بیٹا تمھارا وارث نہیں ہو سکتا۔ اس بات سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ بات اسحقؑ کی پیدائش کے بعد ہوئی اور دوسری جگہ پر اسمٰعیلؑ کی شیر خوارگی کا ذکر ہے۔ سارہ نے دیکھا کہ ہاجرہ کا بیٹا جو وہ براھیمؑ سے ہے۔ ٹھٹھے مارتا ہے تب اس نے ابرہام سے کہا کہ اس لونڈی کا بیٹا میرے بیٹے اضحاق کے ساتھ وارث نہ ہو گا پھر اپنے بیٹے کی خاطر یہ بات ابراہیمؑ کی نظر میں نہایت ہی بری معلوم ہوئی۔ خدا نے ابرہام سے کہا کہ وہ بات اس لڑکے اور تیری لونڈی کی بابت تیری نظر میں بری نہ معلوم ہو۔ ہر ایک بات کے حق میں جو سارہ نے تجھے کہی۔ اس کی آواز پر کان رکھ کیونکہ تیری نسل اضحاق سے کہلائے گی اور اس لونڈی کے بیٹے سے بھی ایک قوم پیدا کروں گا اس لیے کہ وہ تیری نسل ہے۔77

دوسرے مقام پر اسمٰعیلؑ کو ایک بچہ کہا گیا ہے اس کے الفاظ یوں ہیں۔ تب ابراہام نے صبح سویرے اٹھ کر روٹی اور پانی کی ایک مشک لی اور ہاجرہ کو اس کے کاندھے پر دھر دیا اور ان کے ساتھ ان کے بچے کو بھی رخصت کیا اور بیر سبع کے بیابان میں بھٹکتی پھرتی تھی اور جب مشک کا پانی چک گیا تب اس نے اس بچے کو ایک جھاڑی کے نیچے ڈال دیا اور آپ اس کے سامنے ایک پتھر کے ٹیلے پر دور جا بیٹھی اور تیر پھینکنے کے فاصلہ پر بھی کیونکر اس نے کہا کہ میں بچے کی موت کو نہ دیکھوں۔78

اسی تضاد کی وجہ سے مسلم علماء نے اس قول کو ترجیح دی ہے کہ ہاجرہ اور اسمٰعیل کی روانگی کے وقت حضرت اسمٰعیل شیر خوار بچے تھے اور اسحقؑ ابھی پیدا نہیں ہوئے تھے۔ قرآن میں ذکر ہے کہ ابراہیمؑ اور ہاجرہؑ اور ان کے شیر خوار بچے اسمٰعیلؑ کو وہاں چھوڑا جہاں آج کعبہ ہے اس جگہ ایک بہت بڑے درخت کے نیچے زمزم کے موجودہ مقام سے بالائی حصّہ

پر ان کو چھوڑ گئے۔ وہ جگہ ویران اور غیر آباد تھی۔ پانی کا نام ونشان نہ تھا۔ اس لیے ابراہیمؑ نے ایک مشکیزہ پانی اور ایک تھیلی کھجور بھی ان کے پاس چھوڑ دیں اور منہ پھیر کر روانہ ہو گئے۔ بائبل کے مطابق حضرت اسمٰعیلؑ اور ہاجرہؓ کی قبر فلسطین میں ہے لیکن قرآن میں حضرت اسمٰعیلؑ اور حضرت ہاجرہؓ کی قبر بیت اللہ کے قریب ہے۔ قرآن کے اسلوبِ بیان ظاہر کرتا ہے کہ اسمٰعیل کی قربانی کے موقعہ پر اسحٰقؑ کی بشارت دی گئی۔ پھر دونوں کے لیے الگ صفائی لقب استعمال کیے گئے تھے۔ اسمٰعیلؑ کے لیے حلیم۔[فَبَشَّرْنَاهُ بِغُلَامٍ حَلِيمٍ].79 اور اسحاقؑ کے لیے علیم۔[فَأَوْجَسَ مِنْهُمْ خِيفَةً قَالُوا لَا تَخَفْ وَبَشَّرُوهُ بِغُلَامٍ عَلِيمٍ].80 کے الفاظ استعمال کیے گئے اور ابراہیمؑ نے اپنی دعا اور اپنے بیان کی ترتیب میں بھی اسمٰعیلؑ کو مقدم رکھا ہے۔ جس سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ یہ قربانی اسمٰعیلؑ کی تھی۔

نتائج تحقیق

1. اس آرٹیکل میں بائبل اور قرآن کی روشنی میں حضرت ابراہیمؑ کی حیات کا تقابلی جائزہ پیش کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ اس تحقیقی موضوع سے جو حقائق اور نتائج آشکار ہوئے وہ درج ذیل ہیں۔
2. عہد نامہ جدید کی موجودہ کتب اربعہ میں مسیحؑ کی دعوت اور ان کی تعلیمات کے بارے میں جو کچھ موجود ہے اس سے اندازہ ہوتا ہے کہ بہت کچھ ردوبدل کے باوجود ایسی عبارات موجود ہیں جو دعوت کی نشاندہی کرتی ہیں۔
3. بائبل اور قرآن پاک دونوں کے مطابق انبیاء کی تعلیمات ایک جیسی تھیں کہ اللہ تعالیٰ ایک ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، اس کی عبادت کی جائے۔ بتوں کی پرستش سے منع فرمایا اور اسی طرح غیر اللہ کی عبادت سے بھی منع فرمایا یعنی اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کی عبادت نہ کی جائے۔ سارے انبیاء کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے وحی کے ذریعے جو پیغامات اور احکامات ملتے تھے ان پر ہی عمل کرتے تھے اور دوسروں کو بھی ان احکامات کی پیروی کرنے کی تلقین کرتے تھے۔ بائبل اور قرآن پاک کی آیات کے مطابق کبھی کسی نبی نے اپنی رائے سے کوئی عمل کیا نہ کرنے کا حکم دیا۔ اس طرح سب انبیاء کو معجزات عطا کیے گئے جن کا ذکر بائبل اور قرآن پاک دونوں میں موجود ہے۔

References and Sources

1.SHAREYAT MOSVI(Law of Moses) Muratib Tanveri Re Tourat Mosa Muktaba Ganwim Pakistan P.50
2. TAKVEEN 11-31

3. Professor Tahir Javed ,KUDA K LOG KIRDARU KA MUTALA.Kolori Publications Kolori Church Warispura Faislabad.2012 Page 1 to 22
4. RS Arwan Padaish ke Kitab" Mutarjum Klif A Singh Masehi Ishat Khana Lahore,2012 Page 135.136
5. Samuel J Shelter, Ahad Atiq ka tarkehi Safar Mutarjum Jacob Samuel Seniva Masehi Ishat Khana Lahore 2017
6. Bible ke Tafseer Padeyash ta Ginti Jild Awal Page 37
7. Bukhari Murtib Tanveer Shareyat Mosvi Maktaba Anaweem Pakistan Page 28.29
8. Professor B.S.Din.MA Tarekh Bibile Awaz Haq Page 23
9. R-A Baveen Tarekh Bibal par ak Nazar Mutargim Wiklaf A Singh Masehi Ishat Khana, 39 Ferozpur Road Lahore.
10.Dr.Aslam Ziae Tafheem Ahad Ateeq ,Masehi Ishat Khana 39 Ferozpur Road Lahore.
11. BIBLE, Pakistan Bible Society Kitab Muqadas Mutaleyati Ishat Inarkali Lahore Pakistan P2
12.ASFAR HAMSA ,Catholic Tafseer Al Kilam Asafar Hamasa Ka Taruf Page 115
13.Paracha Dr Nazeer Ahmed Serat Anbeya Karam Alhamad Publishers Lahore Page 85
14. ALINAM,6/78
15. Dr.Khalid Alvi Pegambarana Minjah Dawat Page 127
16. Al Baqi,Muhmmad Fawad Albaqi Zabtaha wa Rutbaha Muhmmad Saeed ,Mojumal Almufaras ,Muhmmad Fawad Abdul Baqi Zabtaha wa Rutbaha Muhmmad Saeed Lafazul QURAN ALKAREEM, Almushaf Shareef Rojat ali Tabqa Ali Alham,Qademi Kutab Khana Muqabil Aram Bagh Karachi Page 35.36
17. SAHE BUKHARI ,Ahadees AlAnbeya Bab Qulu Allah Tala Laqad kana fee Yousef, Hadees 3383.3390
18. WalNihaya Sahi Muslim Salatul Musafereen BabulQuran Anzal Ala Sabata Ahraf Hadees 820 Albedaya 167.285
19. SAHE BUKHARI ,AlAhadees AlAnbeya Hadess 2262.3371
20. Qisas al Anbeya Quran O Hadees ke Roshni Ma, Page 150.155.267
21. ALSAFAT 37/100
22. Dr Nasir u Din Siddique ,Qisas al Anbeya Tahqeeq w Tahrij Page 99.100
23. ALMARYAM 19/3
24. Zingdhi K Char Nayab ,Roshan aur Darkhsha Pehlu ,Hayat Anbeya ka Encylopedia Murtab Amir Ali Khan Page 368
25. ALSAFAT 37/113
26. Qisas Al Anbeya Quran wa Hadees Ke Roshni ma, Mutarjum Molana Atta Ullah Sajid Page 269
27. Ameer Ali khan Tazkara Alanbeya Page 175
28. The new Jerusalem Bible Genesis ،10/11۔
29. The New Jerusalem Bible Genesis 10/11
30. ALMUMTIHINA 6/60
31. Kalam Muqadas ka Ahed Atiq wa Jadeedd Molaf Society of Siant Paul Page 16
32. ALINAM 6/76
33. BIBLE Padaish (Genisis)6-2/15
34. ALSAFAT 37/100,37/101
35. ALIBRAHIM,14/39
36. ALZAREYAT 28/51